سلسلہ مواعظ
حسنہ نمبر ۴۱
اللہ کے باوفا بندے
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
کتب خانہ مظہری

سلسلہ مواعظ حسنہ (۴۱)
اللہ کے باوفا بندے
عارف باللہ
حضرت مولانا شاہ
حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نام وعظ   اللہ کے باوفا بندے

واعظ   عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی

مرتب   یکے از خدام حضرت والا مدظلہم العالی

کمپوزنگ   الاشرف کمپوزرز فون : 4992176 , 468112

اشاعت   باراول ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق جون ۲۰۰۱ء

تعداد   تین ہزار

ناشر   کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر 11182 کراچی

انتساب

احقر کی جملہ تصانیف وتالیفات درحقیقت مرشدنا ومولانا محی السنۃ حضرت اقدس شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتوں کے فیوض وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

جو غفلت میں گذرے وہ کیا زندگی ہے

جو گذری تری یاد میں زندگی ہے ◉ وہی زندگی بس مری زندگی ہے
جوغفلت میں گذرے وہ کیا زندگی ہے ◉ وہ جینا نہیں بلکہ شرمندگی ہے
فنا یاد میں تیری جو زندگی ہے ◉ اسی کے مقدر میں پائندگی ہے
جو ہر سانس سنت کے تابع نہیں ہے ◉ خدا کی نہیں نفس کی بندگی ہے
جو ہے کسب دنیا میں غافل خدا سے ◉ دنی زندگی ہے بُری زندگی ہے
جو فرزانگی لائے اک دن تباہی ◉ وہ کس کام کی ہائے فرزانگی ہے
رہِ عشق میں عقل کانٹا ہے کانٹا ◉ جو ہے کام کی بس تو دیوانگی ہے
ہو مطلوب جس عقل کی صرف دنیا ◉ سمجھ لو کہ اس عقل میں تیرگی ہے
بنائیں وہ کیسے ترے دل کو مسکن ◉ ترے دل میں جب شرک کی گندگی ہے
نہ ہوجائے جب تک کہ اختر کسی کا ◉ یہ کس کام کی اس کے وارفتگی ہے

(عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی)

فہرست

عنوان	صفحہ

صفحہ	عنوان
٣٣	گناہ سے بچنے کا آسان مراقبہ
٣٥	اسلام کا محور محبت ہے
٤١	بیاہ کے معنٰی
٤٣	اللہ کے عاشقوں کی چوتھی علامت
٤٦	ایک دلچسپ لطیفہ
٤٦	رزق کا یقینی دروازہ تقویٰ ہے
٤٧	اصلی ترقی کیا ہے ؟
٤٨	نیک اعمال کی توفیق کا سبب فضل الٰہی ہے
٤٩	واسعٌ علیم کی تفسیر
٥٣	زمانہ بڑے غور سے سن رہا تھا

لطف سر دینے میں ہے جاں باز کو
کب ہوس ہے اس کی حیلہ ساز کو
سینکڑوں غم ہیں زمانہ ساز کو
اک ترا غم ہے ترے ناساز کو

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب مدظلہم العالی)

عرضِ مرتب

جنوبی افریقہ کے سفر ۱۹۹۸ء کے دوران محبی و محبوبی مرشدی ومولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی نے ملاوی کا سفر فرمایا۔ پہلے سے طے شدہ نظم کے مطابق حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب دامت برکاتہم اور چند دیگر حضرات سفر کی ہمراہی کے لئے برطانیہ سے جنوبی افریقہ تشریف لائے اور وہاں سے ایک ہفتہ کے لئے ملاوی کا سفر ہوا جہاں مختلف شہروں میں حضرت والا دامت برکاتہم کے بیانات ہوئے جن سے عظیم الشان نفع ہوا۔ حضرت والا کے بیانات میں بہت سے مقامات پر وہ لوگ بھی شامل ہوئے جو نادانی کی وجہ سے ہمارے اکابر سے حسن ظن نہیں رکھتے تھے لیکن حضرت والا کے بیانات سے ایسے متاثر ہوئے کہ مختلف شہروں میں جا جا کر شرکت کی اور کثیر تعداد میں لوگ حضرت والا کے دستِ مبارک پر سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ تعالیٰ ایک ہی سفر میں ملاوی کی فضا بدل گئی۔ پیش نظر وعظ ملاوی کے شہر بلان ٹائر کی ایک بڑی مسجد میں ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ

مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب بوقت سوا سات بجے شروع ہوا اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور حضرت اقدس کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں اور حضرت اقدس کے صدقہ میں جملہ معاونین کے لئے بھی صدقہ جاریہ بنائیں آمین بحرمۃ سیدالمرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم

مرتب
یکے از خدام
حضرت عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی

❁❁❁

بوقت صبح جو تم دیکھتے ہو
مرے آنسو ہیں یہ شبنم نہیں ہے
بحمداللہ کہ ہاتھ آئی حضوری
مری اب صبح شامِ غم نہیں ہے
بعشق پاک روحِ پاکِ عارف
ملائک سے شرف میں کم نہیں ہے
(عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)

اللہ کے باوفا بندے

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد
فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
من یرتد منکم عن دینہٖ فسوف یاتی اللّٰہ بقومٍ یحبھم و
یحبونہ اذلۃٍ علی المؤمنین اعزۃٍ علی الکافرین یجاھدون
فی سبیل اللّٰہ و لا یخافون لومۃ لآئم ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ
من یشآء واللّٰہ واسعٌ علیم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام سے بھاگ جائے، اللہ اور رسول کو چھوڑ کر بغاوت کر کے بے وفا ہوجائے تو کوئی فکر کی بات نہیں کیونکہ مخلوق اور انسان اللہ کے محتاج ہیں اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے، اس کو کسی کے اسلام کی ضرورت نہیں۔ اگر سارا عالم مسلمان ہو کر ولی اللہ ہوجائے اور دنیا میں ایک کافر بھی نہ رہے اور دنیا بھر کے بادشاہ بھی مسلمان ہوکر سجدے میں پڑجائیں تو اللہ کی عظمت میں ایک اعشاریہ اضافہ نہیں ہوگا اور اگر سارا عالم کفر سے بھر جائے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں ایک اعشاریہ کمی نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان صمد ہے۔ شان صمدیت کی تعریف حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمائی کہ صمد وہ ذات ہے **المستغنی عن کل احد** جو سارے عالم سے بے نیاز ہے اور **المحتاج الیہ کل احد** اور سارا عالم اس کا محتاج ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **من یرتد منکم عن دینہ** کہ اگر اسلام چھوڑ کر کوئی کافر اور مرتد ہوجائے تو کوئی فکر کی بات نہیں **فسوف یاتی اللّٰہ بقومٍ** سوف داخل کرکے بتارہے ہیں کہ اے دنیا والو ! دیر نہیں لگے گی بہت جلد ایک قوم ہم اپنے عاشقوں کی پیدا کریں گے جو ان بے وفاؤں کا نعم البدل ہوگی۔ جو تمہیں انسان بنا سکتا ہے کیا وہ تمہیں ولی اللہ نہیں بناسکتا؟ انسان بنانا زیادہ مشکل ہے یا انسان بناکر ولی بنانا؟

عظیم الشان دلیلِ وحدانیت

وہ ماں کے حیض اور باپ کی منی سے کیسی پیاری شکل بنادیتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں کسی سائنس داں کا کوئی اوزار اور مشین نہیں داخل ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

ھو الذی یصورکم فی الارحام

ماؤں کے پیٹ میں ہم تمہیں تشکیل دیتے ہیں، باپ کی منی اور ماں کے حیض پر ہم تمہاری تصویر کھینچتے ہیں، تمہارا چہرہ اور چہرہ پر دو آنکھیں دو کان اور ناک ہم فٹ کرتے ہیں اور جسم کے اندر جگر

دل اور پھیپھڑے ہم بناتے ہیں، تمہارا ذرہ ذرہ ہمارا بنایا ہوا ہے۔ اس کام میں پوری کائنات دعویٰ نہیں کرسکتی، نہ امریکہ نہ جرمن نہ جاپان کہ ہمارے سائنسی آلات سے انسان پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا چیلنج ہے کہ ہم نے پانی پر تمہاری تصویر بنائی ہے، ہمارے سوا کون ہے جو پانی پر تصوَیر بناسکے۔ منی اور حیض کے پانی پر صرف ہم تصویر کھینچتے ہیں ۔

دہد نطفہ را صورتے چوں پری
کہ کردہ ست برآب صورت گری

نطفے کو کیسی پیاری شکل اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے کہ نو مہینے کے بعد باپ کی منی کا قطرہ اور ماں کا حیض کس حسین شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ لہٰذا جب ہم انسان بنا سکتے ہیں تو انسان کو ایمان بھی دے سکتے ہیں اور ایمان کے ساتھ اعلیٰ درجے کا ولی اللہ بھی بنا سکتے ہیں، ہمارے لئے یہ کچھ مشکل نہیں۔

زبان و رنگ سے بالاتر ایک بے مثل قوم

لہٰذا جو دین سے بے وفا ہوکر اللہ اور رسول کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور دوبارہ یہودی اور عیسائی ہوگئے تو کوئی فکر مت کرو فسوف یاتی اللّٰہ بقومٍ یحبھم یحبونہ ہم عنقریب عاشقوں کی ایک قوم پیدا

کریں گے جن سے ہم محبت کریں گے اور جو ہم سے محبت کرے گی اور قوم نازل فرمایا اقوام نازل نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات میں جتنے لوگ اللہ سے محبت کرنے والے ہیں وہ سب ایک قوم ہیں چاہے وہ ملاوی کا ہو یا پاکستان کا ہو امریکہ کا ہو یا افریقہ کا ہو، کالا ہو یا گورا ہو سارے عالم کے اللہ کے عاشق اور اللہ سے محبت کرنے والے سب ایک قوم ہیں۔ اگر اللہ کے عاشقوں میں بہت قومیں ہوتیں اور کالے گوروں کا فرق ہوتا تو اللہ لفظ قوم نازل نہ فرماتا، اقوام نازل کرتا کہ ہم اپنے عاشقوں کی اقوام نازل کریں گے لیکن فسوف یاتی اللّٰہ بقومٍ فرمایا کہ پوری دنیا میں جتنے میرے عاشق ہوں گے وہ سب کے سب ایک قوم ہیں، عاشقوں کی قوم الگ تھلگ نہیں ہوتی۔

اللہ کی نشانی

البتہ محبت کی تعبیر کے لئے ان کی زبانوں میں اور رنگ میں اختلاف ہے۔ یہ دلیل اختلافِ قومیت کی نہیں ہے، یہ اختلافِ تعبیرات ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مختلف زبانوں میں ہمار نام لیا جائے اور مختلف رنگ کے لوگ ہمیں یاد کریں، یہ ہمارا انتظام ہے۔ اختلاف السنۃ اور اختلاف الوان میں ہم نے اپنی نشانی اور اپنی قدرت کا تماشہ دکھایا ہے کہ کوئی بنگالی بول رہا ہے کوئی انگریزی بول رہا ہے اور

کوئی گجراتی بول رہا ہے

و من ایاتہٖ خلق السمٰوٰت و الارض
واختلاف السنتکم و الوانکم

تمہارے رنگ اور کلر اور تمہاری زبانیں جو الگ الگ ہیں یہ میری نشانیاں ہیں لہٰذا اس سے یہ مت سمجھنا کہ ہمارے عاشقوں کی کئی قومیں ہیں۔ رنگ اور زبان کے اختلاف سے قوم کا مختلف ہونا لازم نہیں آتا۔ جو ہم سے محبت کرتا ہے چاہے وہ کسی رنگ اور کسی زبان کا ہو ایک قوم ہے، ساری دنیا بھر کے عاشق ایک قوم ہیں لہٰذا آپ کو ملاوی مل جائے، افریقی مل جائے، ایشیا کا مل جائے، انڈین مل جائے گجراتی مل جائے لیکن وہ اللہ و رسول سے پیار کرتا ہو تو اس سے معانقہ کرو، محبت کرو کہ واہ رے میرے پیارے ہم تم ایک برادری ہیں، یہاں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ سارے عالم کے عاشقِ خدا ایک قوم ہیں، دلیل میں قرآن پاک کی آیت پیش کررہا ہوں۔ ملاوی کے علماء یہاں موجود ہیں جنوبی افریقہ کے علماء موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں **فسوف یاتی اللّٰہ بقوم** میں ایک قوم پیدا کروں گا جس کی کیا شان ہوگی؟ **یحبھم** اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے اور **یحبونہ** اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی قوم کی پہلی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے

محبت فرمائیں گے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے اور بقومٍ میں جو "با" داخل ہے یہ اتیٰ یاتی جو لازم تھا اس کو متعدی کر رہا ہے۔ کیا مطلب ہوا؟ کہ ہمارے دیوانے خود سے نہیں بنتے، دیوانے بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ با یہ معنٰی پیدا کر رہا ہے کہ ہم لائیں گے اپنے عاشقوں کی ایک جماعت اور قوم جس کو ہم اپنا دیوانہ بنائیں گے۔

محبت دونوں عالم میں یہی جاکر پکار آئی
جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

اللہ جس کی قسمت میں اپنا عشق اور اپنی محبت رکھتا ہے وہی اللہ کا دیوانہ ہوتا ہے، جس کو اللہ پیار کرتا ہے وہی اللہ کو پیار کرتا ہے، یہ بہت خوش نصیب لوگ ہیں یہ بڑی قسمت والے ہیں۔ بادشاہوں کو یہ قسمت نصیب نہیں ہے، اگر اللہ کو بھولے ہوئے ہیں تو بادشاہ زندگی بھر اپنی بادشاہت میں پریشان ہیں۔ تاجِ شاہی سر پر ہے اور سر میں دردِ سر ہے۔

شاہوں کے سروں میں تاج گراں سے درد سا اکثر رہتا ہے
اور اہل صفا کے سینوں میں اک نور کا دریا بہتا ہے

اللہ والوں کے سینوں میں نور کا دریا بہہ رہا ہے اور شاہوں کے سروں میں اپوزیشن کے ڈنڈے سے دردِ سر ہو رہا ہے۔ تاج شاہی سر پر اور خود سلطنت کی کرسی پر اور کرسی کے نیچے سے اپوزیشن کے ڈنڈے کا

فکر ہر وقت پریشانی میں مبتلا کئے ہوئے ہے، دنیا میں کہیں چین نہیں۔ بڑے سے بڑا مالدار ڈیپریشن اور ٹنیشن میں مبتلا ہے۔ جب ان کو ڈیپریشن اور ٹینشن ہوتا ہے تب ہم فقیروں کے پاس آتے ہیں اور خانقاہ میں ''اِن'' (IN) ہونے کے بعد کہتے ہیں کہ ارے میرا ڈیپریشن کیا ہوا؟ میرا ٹینشن کیا ہوا؟ یہاں تو میں سکون پا گیا۔ یہ اللہ کے نام کی برکت ہے۔

دل کے چین کی تدبیر کیا ہے؟

جس اللہ نے ہمارے سینوں میں دل بنایا ہے، دل کے چین کو اسی اللہ نے فرمایا کہ میری ہی یاد سے تم کو چین ملے گا۔ یہ تمہارے دل کی مشین ماں کے پیٹ میں امریکہ اور روس نے نہیں بنائی، جاپان و جرمن نے نہیں بنائی، باپ کی منی اور ماں کے حیض پر تمہارے سینہ میں دل میں نے فٹ کیا ہے تو اس مشین کا تیل میری یاد ہے۔ مجھے یاد کروگے تو چین پاؤ گے، مجھے بھول جاؤ گے تو کروڑوں رین میں بھی بے چین رہو گے۔ یہ سمجھ لو کہ جہاں جاؤ گے وہیں لات اور گھونسے پاؤ گے کیونکہ میں جس سے ناراض ہوتا ہوں اپنی ساری مخلوق کو حکم دے دیتا ہوں کہ یہ میرا نافرمان ہے کہیں چین نہ پائے۔ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے اس کے سارے رشتہ دار، اس کے بیوی

بچے، اس کے گھوڑے، اس کے گدھے اور اس کا ہر جانور اس کا نافرمان ہوجاتا ہے کیونکہ بڑے مالک کا نافرمان ہے سارے عالم میں ہر طرف سے اس پر مصیبت آئے گی۔ کتنا پیارا شعر فرمایا ؎

نگاہ اقربا بدلی مزاجِ دوستاں بدلا
نظر اک اُن کی کیا بدلی کہ کُل سارا جہاں بدلا

جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے سارے جہان کی نظر بدل جاتی ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے گناہ ہوجاتا ہے تو میرا گھوڑا بھی میری نافرمانی کرتا ہے، میرا گدھا بھی میری نہیں مانتا، میرے بیوی بچے بھی فرنٹ ہوجاتے ہیں اور بندہ جب توبہ کرتا ہے اور اللہ کے نام سے جب دل کو چین ملتا ہے تو پوری دنیا میں اسے چین نظر آتا ہے ۔یہ نظر تابع ہے دل کے۔ جب دل میں چین ہوگا تو اس کو ہر طرَف چین نظر آئے گا اور جب دل پریشان ہوگا تو ہر طرف اس کو پریشانی نظر آئے گی کیونکہ بصارت تابع ہے بصیرت کے۔ایک اور پیارا شعر پیش کررہا ہوں غور سے سنئے ؎

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار
دل بیاباں ہوگیا عالم بیاباں ہوگیا

جو اللہ کو ناراض کرتا ہے اس کا دل ویران کردیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خالق گلستان ہیں، خالق بہار ہیں ان کو ناراض کرکے کہاں سے

بہار پاؤ گے۔ مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا کہ جس کے دل کو اللہ پیار سے دیکھ لے اسی وقت وہ دل گلستاں ہو جاتا ہے اور جس کے دل سے اللہ اپنی نظر کرم ہٹا لے اسی وقت وہ دل جنگل اور بیابان ہو جاتا ہے۔ یہ ترجمہ ہے میرے شعر کا اب شعر سنئے ؎

جس طرف کو رُخ کیا تو نے گلستاں ہو گیا
تو نے رُخ پھیرا جدھر سے وہ بیاباں ہو گیا

دوستو! دونوں جہان میں اگر چین اور آرام سے رہنا چاہتے ہو تو دونوں جہان کے پیدا کرنے والے کو راضی اور خوش کرلو۔ دنیا میں چین سے رہنے کی اور کوئی ترکیب نہیں ہے۔ امریکہ روس جرمن اور جاپان اور انٹرنیشنل قوانین ہمارے قلب کے اطمینان کی ضمانت نہیں لے سکتے کیونکہ جس نے ہم کو پیدا کیا ہے وہی ہمارے دل کی مشین کے تیل کو جانتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد میں ہمارے چین اور اطمینان کی بشارت دی ہے کہ مجھے یاد کرتے رہوگے تو چین سے رہوگے اور مجھ کو بھول کر حرام لذتوں کے پیچھے دوڑنا، چوری اور ڈاکہ اور کالی اور گوری عورتوں کو دیکھ دیکھ کر للچانا کہ آہا کیسی نمکین صورت جارہی ہے اور یہ گوری کیسی ہے ان باتوں سے دل بالکل چین نہیں پاسکتا، ایسا بے چین رہے گا جیسے مچھلی بغیر پانی کے۔ اس لئے ؎

نہ کالی کو دیکھو نہ گوری کو دیکھو
اسے دیکھ جس نے انہیں رنگ بخشا

جس نے ان کو کلر دیا ان کو دیکھو کہ وہ انہیں دیکھنے سے منع کررہا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خبردار اپنی بیوی کے علاوہ کسی کی بہو بیٹی کو مت دیکھو کسی کی ماں بہن کو مت دیکھو۔ میں بھی تمہارے دیکھنے کو دیکھ رہا ہوں۔ جب تم اِدھر اُدھر دیکھتے ہو تو تمہاری نظر میرے دائرۂ نظر سے خارج نہیں ہوتی۔ ہم تمہاری نظر پر نظر جمائے ہیں کہ اے خبیث الطبع نمک میرا کھاتا ہے لیکن میری مرضی کے خلاف کہاں دیکھتا ہے، کدھر دیکھتا ہے۔

تقویٰ سیکھنا نفلی عبادات سے زیادہ ضروری ہے

آج کل بڑے بڑے لوگ نفلی حج اور عمرہ کرنے کے لئے ہر سال چلے جاتے ہیں مگر تقویٰ سیکھنے کے لئے ٹائم نہیں ہے۔ بتاؤ نفل حج ضروری ہے یا تقویٰ اور اللہ کا خوف اور اللہ کا دوست بننا فرض ہے ۔ حج نفلی، عمرہ نفلی کرنا یہ نفل ہے لیکن تقویٰ سیکھنا، گناہ سے بچنا اور اللہ کو خوش رکھنا یہ فرض عین ہے لہٰذا ایک بزرگ فرماتے ہیں

اے قوم بہ حج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہم ایں جاست بیائید بیائید

اے حاجیو کہاں جارہے ہو ، فرض حج کے لئے ضرور جاؤ مگر نفل حج کا زمانہ کسی اللہ والے کے پاس لگاؤ۔ ارے ظالمو اِدھر آؤ اللہ تم کو ہم سے ملے گا ، اللہ والوں سے ملے گا۔ تقویٰ فرض عین ہے ہاں جب فرض عین حاصل ہوجائے، اللہ کے ولی ہوجاؤ اور اللہ سے محبت پیدا ہوجائے پھر اللہ کے گھر جاؤگے تو کچھ اور مزہ پاؤگے۔ جب تک گھر والے سے محبت نہ ہو گھر کا کیا مزہ ہے اور خاص کر وہ ظالم جو گھر کے اندر بھی نافرمانی کرتا ہے، کعبے کے اندر عورتوں کو دیکھ رہا ہے۔ ایک حاجی نے کہاکہ مولانا صاحب انڈونیشیا کی جو جن آئی ہیں بڑی کم عمر ہیں، ان کا کلر بھی وائٹ ہے اور سفید برقعہ میں تو مولانا کبوتری معلوم ہورہی ہیں کبوتری اور سنئے ان کے چہروں پر بڑا نور معلوم ہو رہا ہے۔ میں نے کہاکہ او بے وقوف تو کعبہ کا نور دیکھنے آیا ہے یا ان لڑکیوں کا نور دیکھنے آیا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا کہ نظر کی حفاظت کرو اور تم اللہ کے گھر میں نظر کو خراب کررہے ہو۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جن کو نظر بازی کی بیماری ہو وہ مطاف کے قریب نہ بیٹھیں ذرا دور بیٹھو تاکہ دھندلا نظر آئے ، حسن زیادہ صاف نظر نہ آئے۔ بتاؤ مطاف کے نزدیک بیٹھنا کعبہ کی زیارت کے لئے زیادہ سے زیادہ مستحب ہے لیکن حرام سے بچنا فرض ہے۔ اس لئے جس کو نظر کی بیماری ہو یا جس کے مزاج میں حسن پرستی ہو، رومانٹک مزاج ہو وہ مطاف سے ذرا دور بیٹھے تاکہ اللہ ہی اللہ نظر

آئے، کعبہ نظر آئے، کعبے والا نظر آئے اور مطاف کی لڑکیاں نظر نہ آئیں لیکن اگر کوئی بزرگ بیٹھا ہو اللہ کی یاد میں مست تو اللہ تعالیٰ کے کسی دیوانے کو بدمست مت سمجھو کہ یہ بھی دیکھتا ہو گا۔ اللہ کے عاشقوں سے بدگمانی نہ کرو۔ جن کے دل اللہ کی تجلّی سے متجلّی ہیں وہ بھلا ان مردہ چراغوں سے مرعوب ہوں گے؟

اہلِ محبت مرتد اور گمراہ نہیں ہوسکتے

میں عرض کررہا تھا کہ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم سے معلوم ہوا کہ دنیا بھر کے عاشقانِ خدا ایک قوم ہیں اور اس آیت سے یہ بھی پتہ چلا کہ جتنے لوگ مرتد اور گمراہ اور اللہ سے بے وفا ہوتے ہیں یہ عاشق نہیں ہیں، یہ صرف عقل سے اسلام لائے تھے کیونکہ عاشق کبھی بے وفا نہیں ہوتا۔ حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء دین سے مسائل پوچھ لو مگر زندگی عاشقوں کے ساتھ گذارو کیونکہ عاشق بے وفا نہیں ہوتا۔ سائلوا العلماء و جالسوا الکبراء علماء سے مسئلے پوچھو اور بڑے بوڑھوں کے پاس بھی بیٹھو لیکن خالطواالحکماء اللہ والوں کے پاس رات دن زندگی گذارو تاکہ تم بھی اہل محبت اور اہل وفا بن جاؤ۔ وفاداروں کے ساتھ رہنے سے وفاداری آتی ہے لیکن اگر تم کسی وفادار شیخ کے ساتھ رہ کر وفاداری نہیں سیکھتے تو پھر مجھے مجبوراً کہنا پڑے گا کہ یہ سموسہ خوری

ہے ، وفاداری کا ذوق اس بے غیرت کو نہیں ہے۔ میں دردِ دل سے اللہ کی محبت پیش کررہا ہوں کہ کھانا پینا اس شخص کا بے وفائی اور غداری ہے جو اللہ کا رزق کھا کر اللہ کی نافرمانی کرتا ہے یعنی گناہ سے نہیں بچتا۔ بتایئے اللہ کا رزق کھا کر کسی کی بہو بیٹی کو دیکھنا یا کسی کے بیٹے کو دیکھنا یہ شخص کمینہ ہے یا نہیں؟ بے غیرت ہے یا نہیں؟ نمک حرام ہے یا نہیں؟ اللہ کا نمک کھا کر ایسی ہمت سے کام لو کہ ایک سانس بھی مالک کو ناراض نہ کرو، زندگی ان پر دے کر دیکھو کہ کیا مزہ ملتا ہے۔ جو زندگی مالک پر فدا ہوتی ہے اسے کیا ملتا ہے اس پر میرا شعر سنو ؎

زندگی پُر بہار ہوتی ہے
جب خدا پر نثار ہوتی ہے

جو زندگی مالک پر قربان ہوتی ہے وہی پُر بہار ہوتی ہے اور اس زندگی پر بے شمار زندگی برستی ہے جہاں کوئی اللہ والا بیٹھے گا اس پر اتنی زندگی برستی ہے کہ جو پریشان اور ڈیپریشن والے آتے ہیں ان کی زندگی بھی پُر بہار ہوجاتی ہے۔ اللہ کے علاوہ کہیں چین نہیں مل سکتا۔

اللہ کیسے ملتا ہے؟

لیکن اللہ ایسے نہیں ملتا، کسی اللہ والے سے ملتا ہے۔ میرے

مرشد اول شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کو بارہ مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تھی اور ایک دفعہ میرے شیخ نے مجھ سے فرمایا کہ حکیم اختر میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں کے لال لال ڈورے بھی مجھے نظر آئے اور میں نے خواب ہی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا عبدالغنی نے آپ کو خوب دیکھ لیا؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں عبدالغنی آج تم نے اللہ کے رسول کو خوب دیکھ لیا۔ اس شیخ کے ساتھ اختر جنگل میں دس سال رہا ہے اور کل ملاکر سترہ سال رہا ہے۔ میں ایسے ہی آ کے یہاں نہیں بیٹھ گیا ہوں۔ مجھے میرے رب نے اپنے پیاروں کے ساتھ ایک طویل زمانہ عطا فرمایا ہے۔ تو میرے شیخ فرماتے تھے کہ آم ملتا ہے آم والوں سے امرود ملتا ہے امرود والوں سے ، کپڑا ملتا ہے کپڑے والوں سے ، مٹھائی ملتی ہے مٹھائی والوں سے ، کباب ملتا ہے کباب والوں سے ، اور اللہ ملتا ہے اللہ والوں سے۔ اب آپ کہیں گے کہ بھئی مٹھائی کپڑا آم امرود کی مثال سب پہلے اور آخر میں آپ کباب کیوں بیان کرتے ہیں تو بات یہ ہے کہ کباب مجھے بہت پسند ہے۔ اس پر میرا شعر بھی ہے ؎

کچھ نہ پوچھو کباب کی لذت
ایسے جیسے شباب کی لذت

اور بزرگوں نے فرمایا کہ جو گناہ سے بچنے پر اور حسینوں سے اپنے دل کو بچانے پر غم اٹھاتا ہے تو خدا کے عشق و محبت کے غم سے اس کا دل جلا بھنا کباب ہو جاتا ہے تو جب اندر دل کباب ہوتا ہے تو باہر کے کباب خود اس دل سے ملنا چاہتے ہیں، کبوتر کبوتر سے ملنا چاہتا ہے اور کباب کباب سے ملنا چاہتا ہے۔ جب ساری دنیا کے کباب دیکھتے ہیں کہ اس کے دل میں کباب ہے تو الجنس یمیل الی الجنس جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔

علماء کے رزق کے لئے سرورِ عالم ﷺ کی ایک خاص دعا

ایک صاحب نے کہا کہ مولویوں کو مرغا کیوں ملتا ہے؟ جہاں جاتے ہیں ان کو دعوتوں میں مرغا ملتا ہے۔ میں نے کہا چونکہ انہوں نے اپنے نفس کو مرغا بنا رکھا ہے، اللہ کا فرماں بردار بنا رکھا ہے لہٰذا سارے عالم کے مرغے دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر ہماری برادری موجود ہے تو سارے عالم کے مرغے سیدھے ہمارے پیٹ میں خود داخل ہونا چاہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ عالم کی روزی کو سارے عالم میں پھیلا دے تاکہ جب یہ اپنا رزق کھانے جائے تو میرا دین بھی پھیلائے۔ لہٰذا مولویوں کو جو دعوت ملتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے صدقہ میں ملتی ہے۔ جو مولوی کی دعوت کرے تو سمجھ لے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا

صدقہ ہے اور شکر کرے کہ وہ دعا اس کے حق میں قبول ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو ذریعہ بنا رہے ہیں۔

ایک دلچسپ لطیفہ

ایک واقعہ اچانک یاد آگیا۔ ایک بادشاہ تھا اس نے اعلان کیا کہ جو ہمارے ہاتھی کو رُلادے اس کو ہم بہت انعام دیں گے۔ بڑے بڑے مصیبت زدہ آئے اور کان میں کہا کہ میرا بیٹا مرگیا، کسی نے کہا کہ میری تجارت لاس (LOSS) میں جارہی ہے اور کسی نے کہا کہ میری بیوی کو کینسر ہوگیا لیکن کسی کی مصیبت سن کر ہاتھی بالکل نہیں رویا۔ مگر ایک مولوی نے جب اس کے کان میں کچھ کہا تو ہاتھی زاروقطار رونے لگا۔ لوگوں نے کہا کہ مولوی صاحب آپ نے اس کے کان میں کیا کہہ دیا۔ کہا کہ میں نے اسے اپنی تنخواہ بتادی۔ بس اتنی تھوڑی سی تنخواہ کا سن کر ہاتھی بھی رونے لگا کہ بے چارے کا کیسے گذارہ ہوتا ہوگا۔ ہاتھی تو رو پڑا مگر کمیٹی والوں کے آنسو نہیں نکلتے ، اللہ ان کے دل میں بھی رحم ڈال دے۔ یہ واقعہ جس نے مجھے سنایا وہ یہاں بیٹھا ہوا ہے۔ اس واقعہ کو سن کر مجھے بہت مزہ آیا اور اس کو سنا کر میں بہت لطف لیتا ہوں۔

خیر تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اپنے عاشقوں کی ایک قوم ہم پیدا کریں گے لہٰذا جس شخص کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی محبت

معلوم ہونے لگے اللہ کی یاد میں رونے لگے، اللہ والوں کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ ہمیں بھی سکھادو کہ اللہ کیسے ملتا ہے، اللہ کے لئے جنگلوں میں جا کر اکیلا رو رہا ہو کوئی پاس نہ ہو اور اللہ سے کہہ رہا ہو ؎

اپنے ملنے کا پتہ کوئی نشاں
تو بتادے مجھ کو اے رب جہاں

تو سمجھ لو کہ اس کے دل پر اس آیت کی تجلی کا ظہور ہو رہا ہے۔ میرے شیخ نے فرمایا کہ ایک مجذوب نے کہا کہ اے اللہ تو کیسے ملتا ہے، میں کیا قربانی دوں کہ تو مل جائے؟ آسمان سے آواز آئی کہ دونوں جہان دے دے، اس مجذوب نے کہا ؎

قیمت خود ہر دو عالم گفتئی
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اے خدا اپنی قیمت آپ نے دونوں جہان بتائی ہے، دام اور بڑھایئے کہ اس قیمت پر تو آپ ابھی سستے معلوم ہوتے ہیں۔

حفاظتِ نظر کا راز

اللہ اللہ ہے، دونوں جہان کا مالک ہے اس لئے جو دنیا میں اللہ کو دل میں لانے کی کوشش کرے گا یعنی جو دل میں مولیٰ کو لائے گا وہ لیلیٰ سے نظر بچائے گا کیونکہ جس نے لیلیٰ سے نظر کو بچایا اس

نے مولیٰ کو دل میں پایا۔ نظر بچانے کا راز یہی ہے، آج یہ راز اختر سے سن لو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حکم فرمایا کہ کسی کی بیوی بیٹی بہن خالہ پھوپھی کو مت دیکھو تواس کا حاصل کیا ہے کہ جب تم لیلاؤں سے نظر بچاؤ گے تب دل میں مولیٰ کو پاؤ گے کیونکہ جو نظر بچائے گا تھوڑا سا غم اس کے دل میں آئے گا کہ ارے کیسی پیاری شکل تھی مگر کیا کریں صاحب مجبوری ہے اور مجبوری کا نام صبر ہے لیکن یہ مجبوری نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی حضوری کا راستہ بتایا ہے کہ جس نے لیلیٰ سے نظر کو بچالیا اس نے دل میں مولیٰ کو پالیا۔ کیونکہ نظر بچانے سے دل ٹوٹتا ہے تو عبادت کا نور شکستہ دل کے ذرّہ ذرّہ میں داخل ہوجاتا ہے۔حج، عمرہ، تلاوت و ذکر اور روزوں کا نور دل ٹوٹنے سے اندر داخل ہوجاتا ہے۔ اس لئے شاعر کہتا ہے ؎

میکدے میں نہ خانقاہ میں ہے
جو تجلّی دلِ تباہ میں ہے

یہ تو دوسرے کا شعر ہے، اب اختر کا شعر سنو ؎

ہزار خونِ تمنا ہزار ہا غم سے
دلِ تباہ میں فرمانروائے عالم ہے

یہ بھی تو سوچو کہ کیا دیا اور کیا ملا؟ گناہوں کے چند کنکر پتھر چھوڑے اور مولیٰ کو پالیااس سے بڑھ کر اور کیا کرم ہوگا۔ اللہ نے

اپنا دین بہت آسان بنایا ہے۔ تم غیر اللہ کی گندگی دل سے نکال دو اور بدلہ میں اس پاک اللہ کو پاجاؤ ؎

نکالو یاد حسینوں کی دل سے اے مجذوبؔ
خدا کا گھر پئے عشقِ بتاں نہیں ہوتا

بس اگر اللہ کو چاہتے ہو تو غیر اللہ کو نکالو۔ لا الٰہ کی تشریح کیا ہے، میرا شعر ہے ؎

لا الٰہ ہے مقدم کلمۂ توحید میں
غیر حق جب جائے ہے تب دل میں حق آجائے ہے

ہر گناہ الٰہ باطل ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ کوئی ناجائز ڈیزائن کتنی ہی اچھی ہو اس کو ریزائن دے دو پھر لے لو اللہ کے خزائن اور اگر ریزائن نہ کروگے تو ہو جاؤگے رام نرائن اور رام نرائن پتھر کا بت پوجتا ہے اور تم چلتی پھرتی شکلوں کو پوج رہے ہو اور اس کے بعد جب شکل بگڑ گئی تو پھر بھاگے وہاں سے الو کی طرح۔ جب شکل بگڑ جاتی ہے تو ہندو اور عیسائی اور یہودی سبھی بھاگتے ہیں تمہارا کیا کمال ہوا بلکہ باگڑ بلاّ ہوگئے بجائے عارف باللہ بننے کے۔ جس کو اللہ عارف باللہ بناتا ہے اس کا دل حسین شکلوں اور دنیائے فانی کی رنگینیوں سے سرد کردیتا ہے۔ لہٰذا جب اللہ کی محبت دل میں پاؤ اور یاد آئے کہ کبھی مرنا ہے اور قیامت کے دن اللہ کو حساب دینا ہے اور

جس مالک نے ہم کو پیدا کیا ہے اگر ہم نے اپنے دل میں اس مالک کو نہ پایا اور مرگئے تو رین کی کرنسیاں، موٹر کار اور کاروبار مرسیڈیز اور ایرکنڈیشن سب چھوٹ جائے گا اور قبرستان میں تنہا جاؤگے۔ دنیا تو چھوٹ گئی اور مولیٰ کو بھی نہ پایا۔ ارے ظالمو نہ لیلیٰ کو پایا نہ مولیٰ کو پایا کس قدر خسارے اور لاس (LOSS) میں گئے کیونکہ لاشے یعنی لاش پر مر رہے تھے اور جو لاشے پر مرتا ہے وہ لاس میں آجاتا ہے۔

آثارِ تجلّی جذب

لہٰذا جو شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، اللہ تعالیٰ کا درد، اللہ کی جستجو اور تلاش کی کیفیت پائے تو سمجھ لو کہ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم کی تجلی اس کے دل پر ہورہی ہے اور آج سے اس کی زندگی کے ایک نئے دور کا آغاز ہورہا ہے اور اس کے دل پر اتی یاتی کی گردان شروع ہورہی ہے مگر بائے متعدیہ کے ساتھ یعنی اللہ اپنے عاشقوں کی قوم میں اس کو داخل کر رہا ہے۔

اللہ کے باوفا بندوں کی پہلی علامت

اور اس کی علامت کیا ہے؟ یحبھم اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائیں گے ویحبونہ اور وہ بندے بھی اللہ سے محبت کریں گے۔ اللہ نے اپنی محبت کو پہلے اور اپنے عاشقوں کے عشق کو بعد میں کیوں

بیان فرمایا؟ علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ قدم اللّٰہ تعالیٰ محبته علیٰ محبة عباده اللہ نے اپنی محبت کو بندوں کی محبت سے پہلے اس لئے بیان کیا تاکہ میرے بندے جان جائیں اور ایمان لائیں اور یقین کرلیں کہ انهم یحبون ربهم بفیضان محبة ربهم یہ جو اللہ سے محبت کررہے ہیں اور ان کو جو روزہ نماز کی فکر ہورہی ہے، اللہ کی جستجو ہورہی ہے ، جنگلوں میں آہ و زاری ہورہی ہے، پہاڑوں کے دامن میں اکیلے رو رہے ہیں اور اللہ والوں کو تلاش کررہے ہیں یہ جتنے کارنامے ہورہے ہیں یہ سب میری محبت کا فیضان ہے، یہ ان کے دل میں فسوف یاتی اللّٰہ بقوم کی تجلی کا ظہورشروع ہوگیا ہے، ربا کے فیضانِ محبت کے آثار شروع ہوگئے ہیں۔

باوفا بندوں کی دوسری علامت

اور محبت کی دوسری علامت کیا ہے؟ اذلة علی المؤمنین مسلمانوں کے سامنے اپنے کو مٹادیتے ہیں، مومنین سے نہایت تواضع سے ملتے ہیں، اپنے کو سب سے کمتر سمجھتے ہیں، ان میں تکبر نہیں ہوتا۔ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحبؒ نے فرمایا کہ جب کسی بستی میں بادشاہ فاتحانہ داخل ہوتا ہے تو وہاں کے بڑے بڑے سرداروں اور سرکشوں کو گرفتار کرلیتا ہے تاکہ میری حکومت میں گڑبڑ نہ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ جس کے دل میں اپنی عظمت کا جھنڈا

لہراتا ہے تکبر کے چودھریوں کو پکڑ لیتا ہے، پھر اس کے دل میں تکبر نہیں رہتا، وہ مٹ جاتا ہے۔ میرے شیخ حضرت پھولپوریؒ فرماتے تھے کہ جس آم کی شاخ میں زیادہ پھل آتا ہے وہ جھک جاتی ہے اور جس میں پھل نہیں ہوتا وہ اکڑی رہتی ہے تو اکڑے رہنا تکبر کی نشانی ہے اور یہ دلیل ہے کہ اس نے مولیٰ کو نہیں پایا۔ جس کے دل میں مولیٰ آتا ہے تو وہ اللہ کی عظمتوں کے سامنے جھک جاتا ہے، اس کی چال بدل جاتی ہے **عباد الرحمٰن یمشون علی الارض ھوناً** اللہ کے خاص بندے زمین پر اپنے کو مٹا کر تواضع کے ساتھ چلتے ہیں۔ میرے شیخ حضرت والا پھولپوریؒ نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ایسا غلبہ ہوا کہ دو مہینہ تک مارے شرم کے عبدالغنی نے آسمان نہیں دیکھا۔ ایسا لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دیکھ رہا ہے۔ جس پر اللہ کی عظمت اور بڑائی کا غلبہ ہوتا ہے، جب اللہ کی عظمت دل میں آتی ہے تو وہ اپنے کو مٹا دیتا ہے وہ پھر **اذلة علی المؤمنین** کا مصداق ہوتا ہے۔

کلام اللہ کی بلاغت کا اعجاز

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں **علیٰ** کا جو صلہ آیا ہے یہ علماء نحو کے اجماع کے خلاف ہے، **ذل یذل** کا صلہ لام سے آتا ہے جیسے **ذل زید نفسہ لفلان**۔ پھر یہاں **علیٰ** کیوں آیا؟ اس کا جواب دیتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ قوانینِ علماءِ نحو کے پابند نہیں ہیں۔ علماء نحو مخلوق ہیں، خالق مخلوق کی گرامر کا پابند نہیں ہے۔ اب رہ گیا یہ کہ اس میں مصلحت کیا ہے؟ تو مصلحت یہ ہے قیامت تک مخلوق کو معلوم ہوجائے کہ صحابہ نے جو اپنے کو مٹایا ہے وہ اس لئے نہیں کہ وہ کوئی ذلیل لوگ تھے۔ ان کا یہ تذلل و فنائیت و انکساریٰ **مع علوء شأنهم و فضل مراتبهم** تھا یعنی یہ انتہائی اعلیٰ درجہ کے لوگ تھے لیکن اس علوء کے باوجود اپنے بھائیوں کے سامنے اپنے نفس کو مٹا دیا، ان کے مٹنے سے، ان کی تواضع و فنائیت سے یہ نہ سمجھنا کہ یہ ذلیل لوگ ہیں، یہ بڑے علوءِ مراتب سے مشرف ہیں اس لئے اللہ نے ان کا علیٰ قائم رکھا اور لام کا صلہ استعمال نہیں فرمایا۔ یہ ہے اللہ کے کلام کی بلاغت۔

اور ان کی علوء شان اور فضل مراتب کی دلیل یہ ہے کہ اعزۃ علی الکافرین یہ کافروں پر سخت ہیں۔ ان کی فنائیت اور تواضع اپنے اہل ایمان بھائیوں کے ساتھ ہے۔ اگر یہ فطرتاً ذلیل اور بزدل ہوتے تو کافروں پر سخت نہ ہوتے، اللہ کے دشمنوں کے مقابلہ میں یہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔کافروں کے ساتھ جب جہاد ہوتا ہے تو اپنے کو حقیر نہیں ظاہر کرتے، جہاد میں خوب ہمت سے لڑتے ہیں اور بارڈر پر کافروں کے مقابلے میں یہ نہیں کہتے کہ کافر بھائیو ناچیز حقیر فقیر عبدالقدیر لڑنے کے لئے آیا ہے بلکہ کہتے ہیں کہ اگر تم سیر ہو تو ہم

سوا سیر ہیں۔ لیکن یہودی، عیسائی اور جملہ کفار سے لین دین جائز ہے مگر دل میں ان سے محبت رکھنا حرام ہے۔ معاملات جائز ہیں موالات حرام ہیں، بزنس اور لین دین کا نام معاملات ہے جو جائز ہے مگر کافروں سے محبت حرام ہے۔ لہٰذا اس آیت سے پہلے اعلان ہوگیا کہ

یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء

اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست مت بناؤ۔

علامہ آلوسی اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ **فان موالات الیھود والنصاریٰ تورث الارتداد** جو یہودی اور عیسائی یعنی کافروں کو دوست بنائے گا وہ آخرش مرتد ہوجائے گا۔

اہلِ وفا کی تیسری علامت

اللہ کے باوفا بندوں کی تیسری علامت کیا ہے؟ **یجاھدون فی سبیل اللّٰہ** جس کی چار تفسیر ہے۔

(۱) **الذی یختار المشقۃ فی ابتغاء مرضاتنا** مجھ کو خوش کرنے کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں، مجاہدہ کرتے ہیں، دل پر غم اٹھا لیتے ہیں لیکن اپنا دل خوش کرنے کے لئے مجھ کو ناراض نہیں کرتے ورنہ یہ کیسا غلام ہے کہ دل بھی غلام، سر بھی غلام، آنکھ بھی غلام مگر اس کی غلامی دائرۂ غلامی سے ایگزٹ (EXIT) کیوں ہورہی ہے، نامناسب اور حرام جگہ کیوں نظر مارتا ہے، دل میں گندے خیالات کیوں لاتا ہے؟

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس سے محبت فرماتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو ہر وقت خوش رکھتا ہے، ہر غم کو اٹھالیتا ہے لیکن مالک کو ناراض نہیں کرتا۔ یہی دلیل ہے کہ یہ اللہ کا مقبول بندہ ہے۔ جو مقبول ہوتا ہے وہ مردود کام نہیں کرتا ہے۔ اس کی مقبولیت کی یہی دلیل ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اللہ کے محبوب کام کرتا ہے۔ جان دے دیتا ہے لیکن نمک حرامی نہیں کرتا، حرام لذت امپورٹ نہیں کرتا۔ کہتا ہے کہ اے اللہ جان دے دوں گا لیکن آپ کو ناخوش کرکے ایر ہوسٹس کو نہیں دیکھوں گا۔

گناہ سے بچنے کا آسان مراقبہ

گناہ سے بچنے کا آسان مراقبہ کیا ہے کہ اگر جہاز پر دیکھا کہ گوری ایر ہوسٹس ہے وائٹ کلر کی اور پنڈلی کھلی ہوئی ہے تو اس سے نظر کو فوراً ہٹالو اور نظر بچا کر پھر مراقبہ کرو کہ اس کا وائٹ کلر کا پاخانہ اس کی پنڈلیوں پر بہہ رہا ہے اور دس ہزار مکھیوں کی بریگیڈ کی بریگیڈ اس کی ایک ایک پنڈلی پر لگی ہوئی ہے، دس ہزار مکھیاں اس کی پنڈلیوں پر بھنک رہی ہیں۔ ان شاء اللہ نفرت ہوجائے گی مگر دیکھ کرکے یہ مراقبہ مفید نہیں ہوتا، نظر ہٹانے کے بعد فائدہ کرتا ہے کیونکہ دیکھنے سے تو عقل مفتون ہوجاتی ہے اور اللہ کی لعنت میں آجاتی ہے۔ ایک حاجی صاحب نے کراچی میں مجھ

سے کہا کہ مولانا دیکھئے کیا بے پردگی کا زمانہ آگیا، مولانا دیکھئے ٹانگ کھولے ہوئے چل رہی ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ میں نے کہا کہ ظالم دیکھ بھی رہا ہے اور لاحول ولاقوۃ بھی پڑھ رہا ہے، یہ لا حول فائدہ نہیں کرتا۔ پہلے نظر ہٹاؤ پھر لاحول پڑھو، یہ لاحول تو تمہارے اوپر خود لاحول پڑھ رہا ہے اور مولانا کو بھی شامل کرنا چاہ رہا ہے۔ بہت چالاک لوگ ہوتے ہیں۔ اے مولویو ہوشیار رہنا جب کوئی کہے کہ مولانا دیکھو کیا بے حیائی کا زمانہ آگیا تو سمجھ لو یہ تمہیں اپنی حرام لذت میں "ان "(IN) کررہا ہے۔

اللہ کے باوفا بندے اللہ کے راستہ میں اور کیا مجاہدہ کرتے ہیں؟

(۲) الذین یختارون المشقة فی نصرة دیننا جو دین پھیلانے کے لئے اپنی جان اور مال، اپنا علم اور وقت قربان کرتے ہیں۔

(۳) الذین یختارون المشقة فی امتثال اوامرنا جو میرا ہر حکم بجا لاتے ہیں اور حکم کے بجا لانے میں جو بھی تکلیف ہو برداشت کرتے ہیں چاہے رمضان کے روزے ہوں، چاہے زکوٰۃ دینا ہو، چاہے حج کرنا ہو، چاہے جہاد کرنا ہو اور چاہے نماز پڑھنا ہو اور

(۴) الذین یختارون المشقة فی الانتهاء عن منهینا جو گناہ سے بچنے میں ہر تکلیف کو برداشت کرتے ہیں غرض میرے عاشقوں کی ہر ادا میری محبت کی غماز ہے۔

اسلام کا محور محبت ہے

میرے شیخ شاہ عبدالغنیؒ صاحب فرماتے تھے پورا اسلام محبت ہے۔ بتاؤ محبوب سے بات کرنے کو دل چاہتا ہے یا نہیں؟ یہی نماز ہے۔ **ایاك نعبد** اے اللہ ہم آپ کے غلام ہیں اور **وَایاك نستعین** مگر ہماری عبادت اور غلامی آپ کی محتاجِ استعانت ہے، آپ ہی کی مدد کا سہارا ہے۔ بتایئے گفتگو ہورہی ہے یا نہیں؟ تو نماز اللہ تعالیٰ سے بات چیت کا راستہ ہے، ملاقات کا ذریعہ ہے اور جس سے محبت ہوتی ہے اس کو دیکھ کر کھانا پینا بھی یاد نہیں رہتا۔ کہتے ہیں کہ آپ کو دیکھ کر اتنا مزہ آیا کہ میری تو بھوک پیاس ہی ختم ہوگئی، میں تو کھانا پینا سب بھول گیا۔ رمضان شریف میں اللہ سے یہ محبت تم بھی کرلو۔ دن بھر پیٹ جلا لو لیکن پہلے اچھی طرح سے سحری کھالو پھر شام تک میری محبت میں بھوکے پیاسے رہنے کا مزہ لوٹو۔ تمہارے ہر جذبۂ محبت کی تسکین کے لئے میں کافی ہوں۔ اسی طرح جس سے محبت ہوتی ہے تو جی چاہتا ہے کہ اس پر اپنا مال بھی قربان کردوں اس لئے بہت سے لوگ مدینہ منورہ کے غریب لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ ہمارے شیخ شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم کے ایک رشتہ دار تھے۔ وہ جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو وہاں جو کالی کالی غریب عورتیں انڈے بیچنے آتی ہیں ان سے وہ دیسی انڈے خریدتے تھے۔

ایک دن کچھ انڈے گندے نکل گئے تو انہوں نے انڈے خریدنا ہی چھوڑ دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان غریب عورتوں سے انڈا خرید لیا کرو، غریب ہیں، بہت دور سے آتی ہیں، آپ نے سفارش فرمائی۔ پھر وہ اتنا روئے، اتنا روئے کہ آہ میں نے خریدنا کیوں چھوڑا اور اس دن کے بعد سے انہوں نے بے ضرورت ہی سب انڈے خریدنا شروع کر دیئے، پیسے والے تھے، خرید کر تقسیم کر دیتے تھے، عاشقوں کو اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے میں مزہ آتا ہے۔ مجنوں لیلیٰ کی گلی کے بھک منگوں کو روٹی تقسیم کیا کرتا تھا تو مولیٰ کے عشق و محبت میں ڈھائی فیصد دینے میں کیوں جان نکلتی ہے۔ ایک لاکھ پر ڈھائی ہزار دیکھتے ہو کہ جارہا ہے بقایا جو ستانوے ہزار لئے بیٹھے ہو اس پر کیوں شکر نہیں کرتے۔ روزے کی فرضیت، نماز کی فرضیت، زکوٰۃ کی فرضیت میں محبت ثابت ہوگئی۔ اب رہ گیا اللہ کے گھر کا طواف تو حج اللہ نے زندگی میں ایک مرتبہ فرض کیا ہے اور وہ بھی جب پیسہ ہو، غریبوں پر حج فرض نہیں اور حج کی عبادت تو بالکل عاشقانہ ہے، کپڑوں کا بھی ہوش نہیں، سلے ہوئے کپڑوں کے بجائے احرام میں جسم لپٹا ہوا ہے، بکھرے ہوئے بال غبار آلود، زیب و زینت سے دور کبھی میدان عرفات میں گردوغبار میں اللہ کو یاد کررہے ہیں کبھی دیوانہ وار بیت اللہ کے چکر لگارہے ہیں۔ ہر عاشق محبوب کے گھر کے چکر

لگاتا ہے۔ مجنوں کہتا تھا ؎

امر علی الدیار دیار لیلیٰ
اقبل ذاالجدار و ذاالجدارا
وما حب الدیار شغفن قلبی
ولکن حب من سکن الدیارا

جب لیلیٰ کے گھر سے گذرتا ہوں تو اس کے درودیوار کو چومتا ہوں لیکن میرا دل گھر پر عاشق نہیں ہے بلکہ جو اس گھر میں ساکن ہے۔

ایک غریب مسکین کو حج کا شوق ہوا تو پیدل ہی نکل پڑا اور راستہ بھر اللہ کے عشق و محبت میں گاتا بجاتا جا رہا تھا۔ لوگ اس کو سمجھے کہ کوئی پاگل ہے آخر مکہ مکرمہ پہنچ کر جب کعبے شریف پر اس کی نظر پڑی تو ایک شعر پڑھا اور وہیں جان دے دی۔ وہ شعر کیا تھا ؎

چوں رسی بہ کوئے دلبر بسپار جان مضطر
کہ مبادا بارِ دیگر نہ رسی بدیں تمنا

اے شخص جب تو اپنے محبوب مولیٰ کے گھر آگیا تو اپنی جان فدا کردے، نہ جانے ایسا موقع پھر آئے نہ آئے، ہوسکتا ہے کہ دوبارہ تجھے اللہ کے گھر آنا نصیب نہ ہو۔ بس یہ شعر پڑھا اور مرگیا، اللہ پر جان دے دی۔

اسلام تو محبت ہی محبت ہے۔ وہ ظالم ہے جو کہتا ہے کہ یہ

مصیبت ہے،ایسی باتیں کمینہ خصلت ہی کرتے ہیں۔ اب رہ گیا جہاد تو جہاد بھی ظلم نہیں ہے۔ عاشقوں سے پوچھو کہ جان دینا ظلم ہے یا عشق کی انتہا ہے؟ جب محبوب جان سے زیادہ پیارا ہوجاتا ہے تو عاشق جان دے دیتا ہے دنیاوی معشوقوں کے لئے بھی ان کے عاشقین کہتے ہیں کہ ۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

جب مرنے گلنے والے دنیاوی معشوقوں پر جان دے کر جان کو ضائع کرنے پر لوگ تیار ہیں پھر اللہ پر جان دینے سے کیوں گھبراتے ہو جس نے جان عطا فرمائی ہے۔ یہ ہماری قسمت ہے کہ وہ ہمیں قبول کرلیں، اللہ کے جانباز کا تو یہ حال ہوتا ہے ۔

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو ہم وفا کرچلے

لیکن اللہ پر مرنے کے لئے، اللہ پر فدا ہونے کے لئے نظر چاہئے، پیغمبروں کی نظر چاہئے،اللہ کے دوستوں کی نظر چاہئے، اللہ کے عاشقوں کی نظر چاہئے، اللہ کے دیوانوں کی نظر چاہئے۔ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن بغداد کے بادشاہ نے لیلیٰ کو بلایا اور لیلیٰ سے کہا۔

گفت لیلیٰ را خلیفہ کاں توئی

مثنوی مولانا روم پیش کر رہا ہوں۔ بغداد کے بادشاہ نے لیلیٰ کو بلایا اور کیا سوال کیا؟

گفت لیلیٰ را خلیفہ کاں توئی

خلیفہ امیر المومنین کہہ رہا ہے کہ اے لیلیٰ کیا تو ہی وہ ہے

کز تو مجنوں شد پریشان و غوی

کہ تیری محبت میں مجنوں پاگل ہو گیا

از دگر خوباں تو افزوں نیستی

دوسری حسین لڑکیوں سے تو تُو زیادہ خوبصورت نہیں ہے تو لیلیٰ نے بادشاہ کو ڈانٹا

گفت خامش چوں تو مجنوں نیستی

اے بغداد کے بادشاہ خاموش رہ اس لئے کہ تو مجنوں نہیں ہے۔

دیدۂ مجنوں اگر بودے ترا
ہر دو عالم بے خطر بودے ترا

اگر مجنوں کی آنکھ تجھ کو نصیب ہوتی تو تیری نظر میں دونوں جہان بے قدر ہو جاتے۔

دیدِ لیلیٰ کے لئے دیدۂ مجنوں ہے ضرور

اس کے بعد مولانا رومیؒ فرماتے ہیں اے ظالمو مجنوں کی نظر میں تو یہ بات تھی اور تم اللہ کے کیسے مجنوں ہو ؟

عشق مولیٰ کے کم از لیلیٰ بود

لیلیٰ کے دیکھنے کے لئے مجنوں کی آنکھ چاہئے اور مولیٰ کو دیکھنے کے لئے مولیٰ کے مجنوں کی نظر چاہئے، مولیٰ کو سمجھنے کے لئے اللہ والوں کی نظر چاہئے، پیغمبروں کی نظر چاہئے، اولیاء اللہ کی نظر چاہئے۔ لیلیٰ کے مجنوں اور ہیں اور مولیٰ کے مجنوں اور ہیں۔ لیلیٰ کا مجنوں بے چارہ پاگل ہوگیا نہ لیلیٰ کو پایا نہ مولیٰ کو پایا۔ لیکن مولیٰ کے جو مجنوں ہیں وہ پاگل نہیں ہوتے، وہ ایسے عقل مند ہوتے ہیں کہ ان کی برکت سے لاکھوں اور مجنوں عقلمند بن جاتے ہیں، جو بے وقوف ہوتے ہیں وہ بھی اللہ والوں کے پاس آکر عقلمند ہوجاتے ہیں۔

لیکن ایک بات بتادوں یہ مجنوں اور لیلیٰ دونوں مسلمان تھے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں میں نے پڑھا کہ لیلیٰ جو تھی مجنوں کے چچا کی بٹیا تھی۔ دونوں مسلمان تھے، مجنوں کے ابا بھی مسلمان اور لیلیٰ کے ابا بھی مسلمان، مجنوں بھی مسلمان اور لیلیٰ بھی مسلمان اور مجنوں کے ابا نے اپنے سگے بھائی لیلیٰ کے ابا سے کہا یعنی مجنوں کے چچا سے کہ بھائی جان اپنی بٹیا کو میرے بیٹے سے کیوں نہیں بیاہ دیتے ؟

بیاہ کے معنیٰ

اور بیاہ کے معنی کیا ہیں؟ بیاہ اصل میں تھا بے آہ کہ جو آہ آہ کررہا تھا کہ ہائے بیوی کب ملے گی، شادی کب ہوگی جب بیوی پاگیا تو آہ ختم ہوگئی اور وہ بے آہ ہوگیا۔ بتاؤ ملاوی والو! یہ معنیٰ کبھی سنے تھے، ذرا دعا دینا اس فقیر کو۔ یہ معنیٰ شاید ہی کسی نے بیان کئے ہوں۔

تو مجنوں کے چچا نے کہا کہ اے میرے بھائی کیسے شادی کروں، یہ تو پاگل ہے، کہیں پاگلوں کو کوئی اپنی بیٹی دیتا ہے، روٹی کپڑا مکان یہ کہاں سے دے گا۔ یہ تو ہر وقت رویا کرتا ہے، آنسوؤں اور آہ و فغاں کے بدلے میں بیٹی کیسے دے دوں، اس کے آنسو اور اس کی آہیں روٹی کپڑا مکان تو نہیں دے سکتے۔

لیکن بڑے بڑے اولیاء اللہ اور علماء دین نے حتیٰ کہ مولانا رومی نے بھی مجنوں لیلیٰ کے تذکرے سے، عشقِ لیلیٰ سے عشقِ مولیٰ کو سکھایا ہے کیونکہ ایک دن مجنوں دریا کے کنارے بالو(ریت) پر لیلیٰ لیلیٰ لکھ رہا تھا تو ایک مسافر نے کہا کہ اے مجنوں یہ کیا کررہاہے۔

گفت اے مجنونِ شیدا چیست ایں
می نویسی نامہ بہر کیست ایں

اے مجنوں یہ کیا کررہا ہے، یہ تو کس کو خط لکھ رہا ہے۔ مجنوں نے کہا۔

گفت مشق نام لیلیٰ می کنم
خاطرِ خود را تسلی می دہم

خط نہیں لکھ رہا ہوں، جب لیلیٰ کو نہیں پاتا ہوں تو اس کا نام ہی لکھ کر اپنے دل کو تسلی دے رہا ہوں۔ مولانا رومی فرماتے ہیں اے اللہ کے عاشقو! تم بھی اللہ اللہ کرو وہ لیلیٰ لیلیٰ کہہ رہا تھا تم مولیٰ مولیٰ کہو اور فرمایا کہ

عشقِ مولیٰ کے کم از لیلیٰ بود

مولیٰ کی محبت لیلیٰ سے کیسے کم ہوسکتی ہے کہ لیلیٰ قبر میں ختم ہوگئی اور لاکھوں لیلائیں قبر میں ہیں۔ آج اگر قبر کھود کر دیکھو تو نہ مجنوں ملے گا نہ لیلیٰ۔ اس پر میرا شعر سن لو۔

قبر میں خاک چھانی مگر کیا ملی
نہ تو مجنوں ملا نہ تو لیلیٰ ملی
ہاں مگر اہل دل ایسے خوش بخت ہیں
جن سے اختر مجھے راہِ مولیٰ ملی

اللہ والوں سے مولیٰ ملتا ہے۔

اللہ کے عاشقوں کی چوتھی علامت

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لا یخافون لومة لائم ایک علامت اور ہے کہ میرے عاشق ملامت کا خوف نہیں کرتے کہ اگر ایک مٹھی داڑھی رکھ لیں گے تو ہمیں دنیا کیا کہے گی، جو میرے عاشق ہیں ساری دنیا کو نہیں دیکھتے، میری نظر کو دیکھتے ہیں کہ میری شکل اللہ کو کیسی پسند ہے، میری پسند کے مطابق اپنی شکل کو بناتے ہیں اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک کے مطابق اپنی شکل بنائے گا اور داڑھی رکھ لے گا وہ قیامت کے دن یہ کہہ سکے گا کہ اے اللہ میرے عمل تو خراب ہیں لیکن تیرے محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل بنا کر آیا ہوں تو اس صورت کو حقیقت کردے۔ خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ترے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کے آیا ہوں

دیکھ لو سکھ اپنے گرو نانک کی محبت میں ڈاڑھی رکھتا ہے اگرچہ وہ کافر ہے اور کفر کی وجہ سے اسے ڈاڑھی پر کوئی ثواب نہیں ملے گا تو ہمیں اپنے نبی کی محبت کی کتنی لاج رکھنی چاہئے کہ آپ کی اتباع میں دونوں جہان کی کامیابی ہے اور اس میں آسانی بھی ہے ورنہ روزانہ ایک کوٹ،

ڈبل کوٹ اور پھر کھونٹی اکھاڑ کوٹ سے ملائم گالوں کو کتنی مصیبت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم سب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل بنا لیں تاکہ ہم بھی پیار کے قابل ہوجائیں اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی نصیب ہوجائے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر خوش ہوجائیں گے کہ واہ میرے اُمتی شاباش کہ تو نے ہماری سی شکل بنائی لیکن ڈاڑھی ایک مٹھی رکھو کہ چاروں اماموں کے نزدیک ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اس سے کم کرانا حرام ہے۔ بہشتی زیور صفحہ ۱۱۵ جلد نمبر ۱۱ میں دیکھ لو۔ آخر ایک دن تو مرنا ہے، مرنے کے بعد یہ گال کیڑے کھا جائیں گے پھر کھیت اور فیلڈ ہی نہ رہے گی اس لئے زندگی ہی میں رکھ لو۔ ان شاء اللہ اس سے بہت نور محسوس کروگے۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوجائیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوش ہوجائیں گے۔ اگر بیوی مخالفت کرے کہ ارے میاں تم تو بڈھے لگ رہے ہو، کس مولوی کا سایہ تمہارے اوپر پڑ گیا۔ تو بیوی کو سمجھا دو کہ یہ بتاؤ بیوی صاحبہ تم مسلمان ہو یا کافر؟ کہے گی مسلمان۔ کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب ایمان لائی ہو تو نبی کی شکل کیسی تھی، وہی شکل بنا رہا ہوں۔ ہاں اگر بیوی کم عمر ہے اور آپ کی عمر زیادہ ہے تو آپ براؤن رنگ کا خضاب لگا لیں، کالا خضاب حرام ہے۔ اور اس کو کچھ تحفہ، ہدیہ دے دو، کچھ گلاب جامن، سموسے وغیرہ کچھ مال دو۔ دو تین مہینہ ذرا زیادہ کھلا دو تاکہ چیں چاں نہ کرے۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی نے فرمایا کہ جب کوئی دشمن تم کو گالی دے رہا ہو تو اس کے منہ میں جلدی سے لڈو ڈال دو تاکہ گالی بھی میٹھی میٹھی نکلے لیکن اللہ کی نافرمانی سے بچنے میں کسی مخلوق سے نہ ڈرو۔ لا یخافون لومة لائم میں جو لومة ہے علامہ آلوسی فرماتے ہیں یہ لومة اسم جنس ہے جو سارے عالم کی ملامتوں کو شامل ہے تو کیا مطلب ہوا اس کا؟ کہ اللہ کے عاشق جو ہوتے ہیں سارے عالم کے اعتراضات اور ملامت کو خاطر میں نہیں لاتے، سارے عالم کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ لا یخافون لومة لائم معنی میں لایخافون من لومات لائمین ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ جب یہی مفہوم ہے تو اللہ نے یہی کیوں نازل نہیں کیا تو فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر بلاغت نہ رہتی۔ اللہ کا کلام ہے۔ یہاں اللہ اپنے عاشقوں کا مقام دِکھا رہا ہے کہ میرے عاشق اور میرے دیوانے سارے عالم کی ملامتوں کو مثل لومة واحدہ کے یعنی مثلِ ایک ملامت کے سمجھتے ہیں جیسے کوئی کہے کہ مرغابی سارے عالم کے دریاؤں کے طوفانوں کو مثل ایک گھونٹ کے سمجھتی ہے۔ یہ بلاغت ہے کہ میرے عاشقوں کے نزدیک سارے عالم کا اعتراض و استہزاء و ہنسنا وغیرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔وہ تو بزبانِ حال یہ کہتا ہے۔

اے دیکھنے والوں مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو
تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنا دے

مرے حال پر تبصرہ کرنے والو،
تمہیں بھی اگر عشق یہ دن دکھائے

اس لئے جو تمہاری داڑھی پر ہنسے تو تم بھی اس پر ہنسو۔

ایک دلچسپ لطیفہ

ایک مولوی صاحب ایک مسٹر دوست کے ہاں گئے، وہ اپنے چھوٹے بچے کو لائے اور کہا کہ اس پر دَم کردو۔ بچے نے جب مولوی صاحب کو دیکھا تو زور سے چلا کر رونے لگا تو اس مسٹر نے کہا کہ مولوی صاحب جبھی تو ہم لوگ داڑھی نہیں رکھتے کہ بچے بھی اس سے گھبراتے ہیں تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ بچہ داڑھی سے نہیں گھبرایا۔ اصل میں اس نے آج تک ابا کو دیکھا ہی نہیں تھا کیونکہ تمہاری شکل اور اپنی اماں کی شکل کو دیکھتا ہے کہ ایک جیسی ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ شاید میری دو اماں ہیں لا فرق بینه و بینها لیکن آج دیکھا کہ ابا ایسے ہوتے ہیں اس لئے ڈر گیا کیونکہ بچے ابا سے ڈرتے ہی ہیں۔

رزق کا یقینی دروازہ تقویٰ ہے

تو دوستو اللہ کو راضی کرو اللہ پاک خوش ہوجائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوجائیں یہ بہتر ہے یا یہ کہ بیوی خوش ہوجائے

دفتر والے خوش ہو جائیں یا جاپان اور جرمن کے لوگ خوش ہو جائیں جو کسی بزنس مین کا مال خریدنے آرہے ہیں؟ کیا ان کو خوش کرنے سے رزق ملے گا؟ ارے رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے **ویرزقه من حیث لا یحتسب** اہلِ تقویٰ کے لئے، بے حساب اور بے گمان رزق کا وعدہ ہے اور ان کو ناراض کرکے اگر رزق مل بھی گیا تو دل کو چین نہیں ملے گا۔ جو مالک کو ناراض رکھے گا دل میں چین نہیں پاسکتا۔

اصلی ترقی کیا ہے؟

آج کل لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اتنا حلال و حرام کا خیال کریں گے اور بینک سے سودی قرضہ نہیں لیں گے اور بینک کو سود ادا نہیں کریں گے تو ہماری ترقی رک جائے گی۔ اس کا جواب ہمارے بزرگوں نے دیا ہے کہ ترقی دو قسم کی ہے۔ ایک کا طریقہ ہے بادام کھانا اور بادام سے احتیاط رکھنا اور لنگوٹ کا مضبوط رہنا ورنہ جتنا بادام امپورٹ کیا اتنا ایکسپورٹ کردیا تو طاقت نہیں آئے گی۔ ذرا غور سے سننا۔ یہ بات کم ملاؤں سے سنو گے کیونکہ میں حکیم بھی ہوں، حکیم ملا آپ سے خطاب کررہا ہے۔ تو بادام کھا کر اکھاڑے میں ورزش کی اور لوہے کا مگدر ورزش والا خوب گھمایا تو سارے بازو اوپر ہوگئے اور آپ کی باڈی جو ہے بلڈ ہوگئی اور آپ ہوگئے باڈی بلڈر۔ یعنی باڈی اچھی

ہو گئی، مضبوط ہو گئی۔ اس ترقی کا نام ہے صحت بخش ترقی۔ ایک ترقی تو یہ ہے اور ایک ترقی یہ ہے کہ دشمن آیا اور یہ بے خبر سو رہا تھا کہ دس ڈنڈا کس کس کے مارا۔ صبح جو ہوش آیا تو دیکھا کہ چار چار انگل گوشت اٹھا ہوا ہے، تو کیا یہ ترقی ہے؟ ترقی تو ہے لیکن بیماری کی ترقی ہے، ہاسپٹل جانا پڑے گا، پینسلین کا انجکشن لگانا پڑے گا۔ اس لئے ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ جو لوگ حرام سے نہیں بچتے اور حرام طریقوں سے کما کے بڑی بڑی بلڈنگ بنا لیں تو یہ ترقی اللہ کے غضب اور قہر کی ہے، بیماری کی ترقی ہے، جس سے اللہ ناراض ہو وہ ترقی ہو ہی نہیں سکتی۔ ہر وقت نئی مصیبت آئے گی، کسی کا ایکسیڈنٹ ہوگا، کسی کو کینسر ہوگا، کسی کو السر ہوگا، کسی کو پیرا لائسز ہوگا، کسی کے بے وقوف اور پاگل بچہ پیدا ہوگا، اتنی بلائیں آئیں گی کہ سب ترقی بھول جائے گا۔ سوکھی روٹی میں اللہ چین دے سکتا ہے، بوریا اور چٹائی پر اللہ تعالیٰ سلطنت کا نشہ دے سکتا ہے ؎

خدا کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر
تو اپنا بوریا بھی پھر ہمیں تختِ سلیماں تھا

نیک اعمال کی توفیق کا سبب فضلِ الٰہی ہے

چٹنی روٹی میں اللہ بریانی کا مزہ دے سکتا ہے۔ آگے فرمایا ذالك فضل اللّٰه يوتيه من يشاء جس کو میرے عاشقوں کی یہ علامتیں

نصیب ہوجائیں یعنی تواضع اور ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر مجھ کو خوش رکھنے کی توفیق اور دنیا کی کسی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کی ہمت اور جس کے قلب پر فسوف یاتی اللہ بقوم کی تجلی نازل کروں اور اس کو اپنے عاشقوں کی قوم میں داخل کرلوں اور اس کی صورت اور سیرت اللہ والوں کی بنادوں تو سمجھ لو کہ یہ میرا فضل ہے، تمہارا کوئی حق نہیں بنتا، مجھ پر تمہارا کوئی قرضہ نہیں ہے کہ میں تمہارا قرضہ چکا رہا ہوں بلکہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں اس کو اپنے عاشقوں کی قوم میں داخل کرتا ہوں۔

واسعٌ علیم کی تفسیر

آگے فرمایا واللہ واسعٌ علیم یہاں دو نام کیوں نازل ہوئے؟ اور واسع سے کیا مراد ہے؟ **کثیر الفضل لا یخاف نفاد ما عنده** بے شمار فضل اور مہربانی والا جو اپنی مہربانی فرمانے پر ڈرتا نہیں کہ میرا خزانہ خالی ہوجائے گا، اپنے فضل کے خزانہ کے ختم ہونے کا اللہ کو اندیشہ نہیں ہے۔ اگر سارے عالم کو ولی اللہ بنادے تو اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوسکتی اور علیم کی کیا تفسیر ہے؟ **علیم باھله و محله اللہ** جانتا ہے کہ میرے عاشقوں کی قوم کے لئے کیسی فیلڈ چاہئے، کیسا دل چاہئے، کیسا سینہ چاہئے یہ میرے علم پر موقوف ہے اور پھر اگر کوئی نالائق بھی ہے تو میں لائق بنانا بھی جانتا ہوں۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ ۔

اے ز تو کس گشتہ جان ناکساں

اے خدا بہت سے نالائق لوگوں کو آپ کے کرم نے لائق بنادیا، نالائق اعلیٰ درجے کے ولی اللہ ہوگئے۔ دیکھ لو جگر مراد آبادی کتنی شراب پیتا تھا، اپنے دیوان میں خود لکھتا ہے کہ ۔

پینے کو تو بے حساب پی لی
اب ہے روزِ حساب کا دھڑکا

پھر گئے حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اور توبہ کی اور دعا کرائی کہ حضرت چار دعائیں دے دیجئے۔ شراب چھوڑ دوں، حج کر آؤں، داڑھی رکھ لوں اور ایمان پر خاتمہ ہوجائے۔ واپس آئے اور شراب چھوڑ دی جس سے بیمار بھی ہوگئے تو یوپی کے ڈاکٹروں کے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ جگر صاحب تھوڑی سی پی لیا کریں نہیں تو مرجائیں گے۔ جگر صاحب نے کہا کہ اگر تھوڑی سی پیتا رہوں گا تو کب تک جیتا رہوں گا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ دس سال اور جی جائیں گے۔ فرمایا کہ میں اللہ کو ناراض کرکے اللہ کے غضب میں دس سال جینا نہیں چاہتا بلکہ توبہ کرنے سے اگر جگر کو ابھی موت آجائے تو ایسی موت کو میں لبیک کہتا ہوں تاکہ اللہ کی رحمت کے سائے میں اللہ کے پاس جاؤں۔ اس لئے اللہ والے وہی ہیں جو گناہوں سے

بچنے کا غم اٹھاتے ہیں، جو نظر بچا کر حسینوں سے بچنے کے غم کو لبیک کہتے ہیں کہ کہاں یہ میری قسمت جو آپ کی راہ کا غم نصیب ہو کیونکہ یہ غم خوش نصیبوں کو ملتا ہے ۔

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

دشمنوں کو یہ غم نصیب نہ ہو آپ کے دوستوں کا سر سلامت رہے، آپ کے دوستوں کو یہ غم نصیب ہو کیونکہ جس غم کے اندر حلاوت ایمانی کی بے شمار تجلیات موجود ہیں یہ غم اٹھا کر پچھتاتے نہیں ہیں کہ کاش کہ شریعت میں آزادی ہوتی تو ہر ایرہوسٹس کو دیکھتے۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ سوائے پاگل ہونے کے کچھ نہ پاتے اور ہر وقت پریشان رہتے کہ میری ماں نے کون سے نمبر کا چشمہ لگا کر میری بیوی کا انتخاب کیا تھا کیونکہ وہ تو ایسی نہیں ہے جیسی یہ ایر ہوسٹس ہے۔ بولو ہائے ہائے اور کاش کاش ملتا اور دل ہو جاتا پاش پاش۔ اس لئے جو اپنی والی ہے اسی پر خوش رہو کیونکہ جنت میں ہماری مسلمان بیویوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری ہے کہ مسلمان عورتیں چاہے کالی ہوں چاہے گوری ہوں، ناک کی چپٹی ہوں یا آنکھ سے بھینگی ہوں یہ سب جنت میں حوروں سے زیادہ خوبصورت کردی جائیں گی یہ پلیٹ فارم کی چائے ہے، پلیٹ فارم کی چائے

جیسی بھی ہو پی لو، نزلہ سے تو بچ جاؤ گے یہاں جیسی بیوی اللہ نے دے دی وہی ہماری حور ہے، وہی ہماری لیلیٰ ہے۔

زوجۂ من بہرمن لیلائے من
کہ مرا دادہ ست او مولائے من

یہ میرا شعر ہے کہ میری بیوی میرے لئے لیلیٰ ہے کیونکہ یہ آسمان سے خود کود کر نہیں آگئی قسمت سے ملی ہے۔ یہ میرے مولیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اس لئے اے دنیا والو! ہمیں اپنی بیوی سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اور جنت میں یہ بیویاں حوروں سے خوبصورت کردی جائیں گی۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنا بناتے ہیں اس کو حوصلہ اور ہمت بھی دیتے ہیں، وہ لومڑی کی طرح نہیں رہتا وہ ہر حال میں راضی برضا رہتا ہے اور اللہ کو ہر وقت یاد رکھتا ہے اور سنو کہ جس کا کوئی نہ ہو مثلاً کسی مجبوری سے شادی نہیں ہوئی، یا ہوئی اور بیوی مرگئی یا اب دوسری شادی نہیں ہورہی ہے، تلاش کرتا ہے لیکن نہیں پاتا ہے جیسے ایک بڈھے سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی شادی کیوں نہیں ہو رہی ہے؟ اس نے کہا وجہ یہ ہے کہ میں کم عمر چاہتا ہوں، ہوں تو ستر سال کا مگر پچیس سال کی لڑکی چاہتا ہوں تو جوان لڑکیاں مجھ سے شادی کو راضی نہیں ہوتیں اور بڈھیاں راضی ہوتی ہیں تو ان سے میں راضی نہیں ہوتا۔ تو جس کا کوئی نہ

ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا، آہ بڑی تسلی کی آیت ہے کہ:

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے ۔ کتنے اولیاء اللہ ایسے گذرے ہیں جن کی شادیاں نہیں ہوئیں لیکن ان کی ایسی عزت سے اللہ نے گذاردی کہ بڑے بڑے لوگ ہر وقت ان کی خدمت میں رہتے تھے۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی کا انتقال ہوگیا، اس کے بعد بھی وہ آٹھ دس سال زندہ رہے لیکن ان کے مریدوں نے خدمت کی۔ جو اللہ پر مرتا ہے اللہ اس کو اکیلا نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

زمانہ بڑے غور سے سن رہا تھا

دوستو میرا مضمون ختم ہوگیا لیکن یہ بتایئے آپ لوگ گھبرائے تو نہیں، ٹائم زیادہ تو نہیں ہوگیا ؟ بولو بھئی آپ کا دل کیا کہتا ہے۔ دیکھئے سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ ابھی اور سناؤ۔ آہ! لوگ کہتے ہیں کہ مولویوں کی کون سنتا ہے۔ میں کہتا ہوں اے دوستو! اے مولویو! کسی اللہ والے پر فدا ہوجاؤ، دردِ دل حاصل کرلو تو خدا کی قسم درد دل کے ساتھ جب بیان کروگے تب زمانہ ایسے غور سے سنے گا کہ آپ تھک جائیں گے زمانہ نہ تھکے گا۔ جب رس گلہ ہوتا ہے تب مزہ

آتا ہے، تم نے مدرسوں میں علم کا گولہ حاصل کیا ہے، اللہ والوں سے اللہ کی محبت کا رس حاصل نہیں کیا تو خالی گولے کا نام رس گولہ نہیں۔ رس مثبت گولہ رس گلہ کہلاتا ہے دس سال تک مدرسوں میں پڑھتے ہو تو چھ مہینہ کسی اللہ والے کے قدموں میں اپنے کو ڈال دو تاکہ رس بھی مل جائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری کون سنتا ہے اس پر بھی ایک شعر سن لو ؎

زمانہ بڑے غور سے سن رہا تھا
ہمیں تھک گئے داستاں کہتے کہتے

اور میرا بھی ایک خاص شعر اس پر ہے کہ ؎

میں تھک جاتا ہوں اپنی داستانِ درد سے اخترؔ
مگر میں کیا کروں چپ بھی نہیں مجھ سے رہا جاتا

اللہ کا شکر ہے کہ اتنی دیر تک بیان ہوا، آپ سب سے پوچھ لیجئے مجھے بھی ان کی نگاہوں سے محسوس ہورہا ہے کہ سب نے اختر کی بات محبت سے سنی ہے، کسی کا دل نہیں گھبرایا کیونکہ مولیٰ سے بڑھ کر کس کی داستان ہوگی، اللہ سے بڑھ کر کون پیارا ہے؟ باقی سب چیزیں فانی ہیں۔ بڑے بڑے حسین لڑکے اور بڑی بڑی حسین لڑکیاں جب بڈھے ہوگئے تو سارا جغرافیہ ختم اور ساری عاشقی ختم، نہ آہ وزاری ہے، نہ اشک باری ہے نہ اختر شماری ہے، نہ بے قراری

ہے۔ اب دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے، شکل دیکھ کر بھاگتے ہیں اور میرا شعر بزبانِ حال پڑھتے ہیں ؎

ادھر جغرافیہ بدلا ادھر تاریخ بھی بدلی
نہ ان کی ہسٹری باقی نہ میری مسٹری باقی

●●●

حسینوں کا جغرافیہ میر بدلا
کہاں جاؤگے اپنی تاریخ لے کر
یہ عالم نہ ہوگا تو پھر کیا کروگے
زحل مشتری اور مریخ لے کر

●●●

جن کا نقشہ تھا کل جوانی کا
ہے لقب آج نانا نانی کا

جن کو بچپن میں دیکھا تھا آج وہ گیارہ بچوں کے نانا ہیں ، جن کے حسن سے لوگ نظر بچاتے تھے۔ ایسے ہی لڑکیوں کا حال ہے۔ جس پر جان دیتے تھے آج وہ گیارہ بچوں کی نانی بن چکی ہے۔ آہ میر صاحب کیا شعر ہے ذرا سنادو میرے دو تین شعر یہ سنادیں گے جس میں حسن فانی کا جغرافیہ اور نقشہ پیش کیا ہے۔ لہٰذا حسنِ فانی پر نہ جاؤ بعض غیر حسین بیویوں کے پیٹ سے اولاد ولی اللہ پیدا ہوئی۔ بعض وقت سفید زمین سے سانپ اور بچھو نکلتے ہیں اور کالی زمین سے سونا اور چاندی کا

ذخیرہ مل جاتا ہے۔ لہٰذا کلر کو مت دیکھو کہ وائٹ ہے یا بلیک ہے یہ دیکھو کہ اس کے اندر مال کیا ہے۔ سفید تھیلے میں بلی کا گو اور کالے تھیلے میں اشرفی، سموسے اور پاپڑ ہوں تو کون سا تھیلا پسند کروگے؟ سموسے اور پاپڑ گجراتیوں کی رعایت سے کہہ رہا ہوں۔ پھر احقر راقم الحروف کو یہ اشعار سنانے کا حکم فرمایا ؂

جن کا نقشہ تھا کل جوانی کا
ہے لقب آج نانا نانی کا
کیسا دیکھا تھا ہوگئے کیسے
کیا بھروسہ ہے اس جوانی کا
مل گئے خاکِ قبر میں کتنے
ناز تھا جن کو زندگانی کا
یہ جہاں گر گیا نگاہوں سے
جب کھلا حال دارِ فانی کا
دل لگا بس خدا سے اے ظالم
خوف کر موتِ ناگہانی کا
میر اب کس سے دل کو بہلائیں
اڑ گیا رنگ حسن فانی کا
حال دیکھو تو اللہ والوں پر
مستی خمر آسمانی کا

سن لو قصہ زبانِ اختر سے
اس کے دل کے غمِ نہانی کا

پھر فرمایا کہ زخمِ حسرت والے اشعار بھی سنا دو پھر کہاں بار بار آنا ہوتا ہے، آسان تھوڑی ہے کراچی سے یہاں آنا۔

داغِ حسرت سے دل سجائے ہیں
تب کہیں جا کے اُن کو پائے ہیں
قلب میں جس کے جب وہ آئے ہیں
اپنا عالم الگ سجائے ہیں
اِن حسینوں سے دل بچانے میں
میں نے غم بھی بڑے اُٹھائے ہیں
حسنِ فانی کے چکروں میں میر
کتنے لوگوں نے دن گنوائے ہیں
شکل بگڑی تو بھاگ نکلے دوست
جن کو پہلے غزل سنائے ہیں
منزلِ قرب یوں نہیں ملتی
زخمِ حسرت ہزار کھائے ہیں
کام بنتا ہے فضل سے اختر
فضل کا آسرا لگائے ہیں

آج ایک دعا کررہا ہوں جو آج تک روئے زمین پر کہیں نہیں مانگی جب کہ عمر ستر سال کی ہوگئی ہے الحمد للہ۔ ایک نئی دعا کی توفیق اللہ دے رہا ہے کہ اے اللہ اے کریم آپ کی رحمت سے اختر فریاد کرتا ہے، اور مسافر کی فریاد کو آپ رائیگاں نہیں فرماتے، مسافر کی دعا کو آپ قبول فرماتے ہیں کہ ہم سب پر اور میرے احباب حاضرین اور ان کے گھر والوں پر اور میرے احباب غائبین اور ان کے گھر والوں پر فسوف یاتی اللّٰہ بقوم کی تجلی نازل فرمادے، اپنے عاشقوں کی قوم میں ہم سب کو داخل کرلے۔ آپ کے کلام کی اس آیت مبارکہ میں عاشقوں کی جو قوم پیدا کرنے کی بشارت ہے ہم سب کو اس میں شامل فرمادے اور یہ تجلی ہمارے دلوں پر نازل فرمادے، ہم سب کو جذب کر کے اپنا بنالے۔

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر نہ مجھ کو ذوق عریانی
کوئی کھینچے لئے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو

اللہ تعالیٰ قبول فرمالے، آج یہی دعا مانگنے کو دل چاہتا ہے اور جو نہیں مانگا بے مانگے سب کچھ دے دے مگر آج اختر آپ کی اس آیت کی تجلی کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک ہم پر ہماری اولاد پر ہمارے دوستوں پر ان کی اولاد پر اور میرے احباب غائبین اور حاضرین سب پر اپنی اس تجلی کے نزول کا فیصلہ

فرمادے۔ جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا تو اپنے عاشقین کی تینوں علامتیں بھی ہمیں دے دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد و آله و صحبه و سلم

☆☆☆

میرا کوئی نہیں آہ تیرے سوا

میرا کوئی نہیں آہ تیرے سوا
اے خدا اے خدا اے خدا

زندگی میری ہے تیرا ذکر و لقا
اور مری موت ہے تجھ سے ہوں میں جدا

تیرے بن کیوں اندھیرا اندھیرا ہوا
میری دنیا کا شمس و قمر کیا ہوا

بحرِ طوفانِ غم ہے مخالف ہوا
میری کشتی کا ہے تو ہی بس ناخدا

تیری رحمت کا خورشید روشن ہوا
ہر سزا سے بَری ہوگیا ناسزا

تیرے دریائے رحمت کا ہے آسرا
ورنہ اختر ہے اعمال سے بے نوا

(عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی)

دل تباہ میں فرماں روائے عالم ہے

تباہ ہو کے جو دل تیرا محرمِ غم ہے
اُسے پھر اپنی تباہی کے غم کا کیا غم ہے
ہزار خونِ تمنا ہزارہا غم سے
دلِ تباہ میں فرماں روائے عالم ہے
مجھے اس عالم صد رنگ و بو سے کیا مطلب
مری حیات تو بس آپ ہی کا اک غم ہے
خرد کے سامنے گرچہ ہیں صد ہزار عالم
نگاہِ عشق میں تیرا ہی ایک عالم ہے
جو آپ خوش ہیں تو ہر سو بہار کا عالم
وگرنہ سارا یہ عالم ہی عالم غم ہے
جو خوش ہیں آپ تو عالم ہمارا عالم ہے
نہیں تو اپنا بھی عالم تباہ و برہم ہے
یہ پوچھتا ہے مرے دل میں اب ترا جلوہ
کہاں ہے اور کدھر آرزو کا عالم ہے
نظامِ ہوش کا اختر ہے اب خدا حافظ
ہماری روح کہیں ماورائے عالم ہے

(عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی)